امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کے خلاف
احسان علی ظہیر کی افترا پردازیوں کا تحقیقی جائزہ

مولف:
علامہ عبدالحکیم شرف قادری

تسلیم کرنے کے باوجود کہ اس کتاب میں کچھ باتیں قابلِ اعتراض ہیں، معتدل موقف اختیار کیا لیکن استاذ صباغ نے اقبال پر شدید تنقید کی اور کہا،

"اس کتاب کی عبارتیں گمراہ کن ہیں، بلکہ اس میں بعض باتیں کفر تک لے جانے والی ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک کتاب ہے اور طلباء کو اس سے متنبہ رہنا چاہیے۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ ایسی کتابیں بغیر تعلیق اور حواشی کے نہیں چھپنی چاہئیں۔"

مراسلہ نگار لکھتے ہیں،

"سوءِ اتفاق سے جناب محمد قطب نے بھی استاذ صباغ کی تائید کی اور کہا کہ اس کتاب کا پڑھنا عام طلبہ کے لیے خطرے سے خالی نہیں۔ اس میں بہت سی باتیں خلافِ حقیقت ہیں۔ نیز یہ کہ اقبال مغربی فلسفے اور خاص کر جرمن فلسفے سے متاثر ہے اور تصوف کے بعض غیر اسلامی نظریوں کا قائل ہے۔[1]"

کیا البریلویہ کے مصنف اور تقدیم نگار یہ وضاحت کریں گے کہ شاعرِ اسلام، شاعرِ رسالتِ محمدیہ کے بارے میں یہ رویہ کیوں اختیار کیا گیا؟ اور شیخ عبد العزیز اور دیگر سکالروں نے یہ سب کچھ سن کر اختلاف کیوں نہ کیا؟ کیا یہ نجدی علماء کا اجماعِ سکوتی نہ ہوگا؟ پھر تصوف کے ان غیر اسلامی نظریوں کی وضاحت بھی ہونی چاہیے، جن کا اقبال قائل ہے۔

صدرِ پاکستان

عطیہ محمد سالم کہتے ہیں کہ یہ لوگ تکفیر میں جلد باز واقع ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ پاکستان کے موجودہ صدر محمد ضیاء الحق کو بھی کافر قرار دے چکے ہیں۔[2]

---

[1] روزنامہ نوائے وقت، لاہور، شمارہ یکم دسمبر ۱۹۸۰ء ص ۳

[2] عطیہ محمد سالم، تقدیم البریلویہ ص ۵

اس کھوکھلے دعوے کی بنیاد یہ فراہم کی گئی ہے کہ جب مسجد نبوی اور مکہ معظمہ کے امام پاکستان آئے، تو صدر اور گورنر پنجاب سوار خان نے ان کے پیچھے نماز ادا کی۔ کسی نے سوال کیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ مفتی سید شجاعت علی قادری نے جواب دیا:

"حضرت نورانی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے کہ جو شخص وہابی نجدیوں کو مسلمان جانے یا ان کے پیچھے نماز پڑھے، وہ کافر و مرتد ہے۔"[1]

اس مضحکہ خیز دعویٰ اور اس کی دلیل کا بودا پن اس سے ظاہر ہے کہ مفتی سید شجاعت علی قادری کو حکومت پاکستان نے وفاقی شرعی عدالت کا جج بنا دیا ہے۔ کیا عقل سلیم یہ باور کر سکتی ہے کہ صدر پاکستان محمد ضیاء الحق اس شخص کو وفاقی شرعی عدالت کا جج بنائیں گے جو ان کے کفر کا فتویٰ دے چکا ہو گویا تکفیر ایسا کارنامہ ہے جس پہ اعزاز و اکرام سے نوازا جا رہا ہے۔

مفتی سید شجاعت علی قادری کی وضاحت بھی ملاحظہ ہو:

"میرے نام سے بہت سے ایسے فتاویٰ شائع ہو چکے ہیں، جن پر کوئی ذی ہوش انسان کبھی یقین نہیں کر سکتا ہے اور جن کی تردید میں بارہا کر چکا ہوں، مثلاً یہ کہ میں نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب وغیرہ کو کافر کہا ہے۔

پاکستان کے موجودہ صدر، سعودی عرب حکومت اور علماء کے منظور نظر ہیں، سعودی عرب اور اس کے زیر اثر عرب ریاستوں میں امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر خزائن العرفان پر پابندی عائد کی گئی، تو علماء اہل سنت کا ایک وفد صدر صاحب سے ملا، صدر نے کہا کہ یہ ان ممالک کا داخلی معاملہ ہے، میں کس طرح مداخلت کر سکتا ہوں؟ بادشاہی مسجد میں تحفظ رسالت" کے جواب میں ذلیل جواب دینے والے شخص کے خلاف یا رسول اللہ کا نعرہ...

---

[1] ظہیر: البریلویۃ ص ۲۰۸

[2] قلمی یادداشت، مفتی سید شجاعت علی قادری، تحریر ۱۱ جولائی ۱۹۸۴ء، محفوظ نزد راقم شریف قادری